فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): شوہر مرتد ہو گیا، کیا اب بھی اس سے مہر وصول کیا جائے گا؟

(جواب): مرتد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، البتہ مرتد شوہر سے عورت شرعاً وقانوناً حق مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

(سوال): نکاح حلالہ میں حق مہر دینا ہے یا نہیں؟

(جواب): نکاح حلالہ ناجائز و باطل ہے، یہ زنا ہے، البتہ اگر مرد نے اس باطل نکاح کی صورت میں عورت سے خلوت اختیار کی، تو مہر واجب ہو گیا، کیونکہ ہر باطل نکاح کے ذریعے ہم بستر ہونے سے پورا مہر واجب ہو جاتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا .

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق

مہر ملے گا۔

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة :1/305)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

سوال:اگر نابالغ شوہر فوت ہو جائے،تو مہر اور عدت لازم ہوگی یا نہیں؟

جواب: نابالغی کا نکاح صحیح ہے۔اس لیے نابالغ شوہر فوت ہو جائے،تو بیوی حق مہر اور وراثت کی مستحق ہے، نیز وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر بھی گزارے گی۔

سوال: جس نکاح میں مہر کی مقدار حیثیت سے بہت زیادہ ہو،تو کیا ایسا نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: مہر کی مقدار حیثیت کے مطابق ہونی چاہیے،حیثیت سے زائد مقدار غیر مستحسن ہے۔البتہ ہر صورت میں نکاح ہو جاتا ہے۔

سوال: بیوی نے مہر معجّل وصول کر لیا، کیا اس کے بعد وہ شوہر کے گھر رخصت ہونے سے منع کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مہر معجّل ادا کر دیا،تو بیوی کے لیے شوہر کے گھر رخصت ہونے سے منع کرنا جائز نہیں۔ یہ شوہر کا شرعی حق ہے۔

سوال:لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا ولی حق مہر کی رقم خرچ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:حق مہر لڑکی کی ملکیت ہے،اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اس میں تصرف نہیں کر سکتا، نہ اس کا ولی اور نہ اس کا شوہر۔

سوال:منکوحہ کو طلاق دے دی، اب لڑکی کے ورثاء کب تک اس سے حق مہر کا

مطالبہ کرنے کے مجاز ہیں؟

(جواب): جب تک وہ مہر کی پوری رقم ادا نہیں کر دیتا۔

(سوال): لڑکے کے والد نے حق مہر دینے کا ذمہ لیا تھا، اب لڑکا فوت ہو چکا ہے، کیا اس کے والد سے مہر کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): جب والد حق مہر کا ضامن بنا تھا، تو اس سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

(سوال): سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر کتنا تھا؟

(جواب): اُم المومنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر کتنا تھا؟ اس بارے میں کچھ ثابت نہیں ہو سکا۔ بعض روایات میں چار ہزار دینار اور بعض میں چار ہزار درہم کا ذکر ہے، مگر اُصول محدثین کی روشنی میں یہ روایات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔

(سوال): کیا بیوی مرض الموت میں حق مہر معاف کر سکتی ہے؟

(جواب): بیوی مرض الموت میں شوہر کو حق مہر معاف کر سکتی ہے۔

(سوال): مہر نمائشی کی کیا حقیقت ہے؟

(جواب): بعض لوگ نکاح کے وقت لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک خطیر رقم بطور مہر لکھ دیتے ہیں، بعد میں وہ رقم ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ فقط دکھانے کے لیے تھا۔ اسے مہر نمائشی کہتے ہیں۔ ایسا کرنا ناجائز ہے۔ مہر کی جو رقم نکاح کے وقت طے ہوئی، وہ ادا کرنا شوہر پر لازم ہے اور اس کے مطابق عورت شوہر سے مطالبہ بھی کر سکتی ہے، خواہ وہ رقم کم ہو یا زیادہ اور خواہ وہ مہر نمائشی ہی کیوں نہ ہو، بہر صورت ادا کرنا ضروری ہے۔

(سوال): کیا سونے کی انگوٹھی کو مہر مقرر کیا جا سکتا ہے؟

(جواب): جس بھی چیز پر فریقین متفق ہوں، اسے مہر مقرر کیا جا سکتا ہے، خواہ وہ سونے

کی انگوٹھی ہو یا لوہے کی انگوٹھی۔ لوہے کی انگوٹھی کو مہر بنانا بھی جائز ہے۔

❀ نبی کریم ﷺ نے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حق مہر کے بارے میں فرمایا:

اِلْتَمِسْ، وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ .

''تلاش کیجئے، اگرچہ لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی مل جائے۔''

(صحيح البخاري :5121، صحيح مسلم : 1425)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''فریقین راضی ہوں، تو تھوڑے حق مہر، خواہ وہ کی ایک انگوٹھی ہو، پر نکاح کے جواز کی صحیح، صریح اور محکم سنت کو ایک غیر ثابت اثر اور فاسد ترین قیاس کی وجہ سے رد کر دیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے عمومی طور پر فرمایا ہے: ﴿أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ﴾(النّساء : 24) ''تمہارے لیے اپنے مالوں کے عوض نکاح کرنا جائز ہے۔'' نیز فریقین کی رضامندی کی صورت میں تھوڑے یا زیادہ مال کے بدلے خرید وفروخت پر قیاس بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔ (احناف نے حق مہر کو قطع ید پر قیاس کیا ہے۔) حالانکہ کہاں نکاح اور کہاں چوری؟ کہاں شرمگاہ کی حلت اور کہاں چوری میں ہاتھ کاٹنا؟ کئی بار یہ بات ذکر کی جا چکی ہے کہ سب سے بہترین قیاس اہل حدیث ہی کرتے ہیں، کیونکہ جتنا کوئی شخص حدیث کے قریب ہوگا، اتنا ہی اس کا قیاس زیادہ صحیح ہوگا اور جتنا کوئی شخص حدیث سے دور ہوگا، اتنا ہی اس کا قیاس فاسد ہوگا۔''

(إعلام المؤقعين عن ربّ العالمين : 330/2)

سوال: اگر عورت مہر کی رقم شوہر کو ہبہ کر دے، تو کیا دوبارہ مطالبہ کر سکتی ہے؟

(جواب): جو چیز ایک بار ہبہ کر دی، اسے واپس نہیں لیا جا سکتا، صرف والد اپنی اولاد کو دی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ اس پر وعید آئی ہے۔

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میرے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تا کہ ان تحائف پر آپ ﷺ کو گواہ بنائیں، جو انہوں نے مجھے دیے تھے، نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو یہ تحائف دیے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: ''تو پھر یہ بھی واپس لے لیں۔''

(صحيح البخاري : 2586، صحيح مسلم : 1623)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهٖ .

''ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے، جو قے کرنے کے بعد دوبارہ نگل لے۔''

(صحيح البخاري :2621، صحيح مسلم : 1622)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا::

''کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو تحفہ دے کر اس سے واپس لے لے، بجز والد کے، جو وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے۔ جو تحفہ دے کر واپس لیتا ہے، اس کی مثال کتے جیسی ہے، جو کھاتا ہے، جب سیر ہو جاتا ہے، تو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 78,27/2، سنن أبي داوٗد : 3539، سنن النّسائي : 3720، سنن التّرمذي : 2132، سنن ابن ماجه : 2377، وسندہٗ صحیحٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۱۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۴۶) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا مہر کتنا تھا اور اس سے زائد مہر مقرر کرنا گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: شریعت نے مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کوئی مقدار مقرر نہیں کی، حیثیت کے مطابق جو چیز فریقین کے مابین طے پا جائے، اسے مہر بنایا جا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے لیے پانچ سو درہم مہر مقرر فرمایا۔ (صحیح مسلم: 1426) لونڈی کی آزادی کو بھی حق مہر بنانا ثابت ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا۔''

(صحیح البخاري : 5086، صحیح مسلم : 1365)

اگر کوئی مالدار ازواج مطہرات کے مہر سے زیادہ مقدار مقرر کر لے، تو یہ گناہ ہے، نہ اسراف۔

سوال: نکاح کے وقت ولی کا مہر وصول کرنا کیسا ہے؟

جواب: لڑکی کا ولی مہر وصول کر سکتا ہے، مگر اپنے تصرف میں نہیں لا سکتا، تا وقتیکہ لڑکی

اجازت دے دے، کیونکہ حق مہر لڑکی کی ملکیت ہے۔

سوال: بیس ہزار ماہانہ آمدنی والا کتنا مہر مقرر کرے؟

جواب: فریقین باہمی رضامندی سے جتنا بھی مقرر کر لیں، اسے مہر بنایا جا سکتا ہے۔ البتہ ہر چیز میں کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے، یہ نہ ہو کہ مہر کی مقدار میں تو کمی کر دی جائے اور کھانے پینے پر بے بہا خرچ کیا جائے۔ ہر کسی کو چاہیے کہ نکاح پر اپنی حیثیت کے مطابق میانہ روی سے خرچ کرے۔

سوال: نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرنا کہ ''حق مہر معاف کرنے کا حق لڑکی کے ولی کو حاصل ہوگا۔'' کیسا ہے؟

جواب: یہ باطل شرط ہے۔ شریعت میں حق مہر کی ملکیت لڑکی کو حاصل ہے، وہ چاہے تو حق مہر وصول کر لے اور چاہے تو معاف کر دے۔ لہٰذا کسی کا حق دوسرے کو دینا جائز نہیں، تا آنکہ خود حق دار اپنا حق دوسرے کو تفویض کر دے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔''

(صحیح البخاري : 2560، صحیح مسلم : 1504)

سوال: فریقین کو مہر کی مقدار یاد نہیں، تو کتنا مہر شوہر کے ذمہ ہے؟

جواب: اس صورت میں مہر مثل مقرر ہوگا، یعنی لڑکی کی بہنوں اور ددھیالی خاندان کی عورتوں کا جو مہر تھا، اس کے مطابق حق مہر لازم ہوگا۔

(سوال): ڈیڑھ سالہ لڑکے لڑکی کا نکاح ہوا، پھر اسی عمر میں لڑکے کی ماں نے اپنے بیٹے کی ڈیڑھ سالہ زوجہ کو دودھ پلا دیا، تو اس صورت میں نکاح اور حق مہر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ڈیڑھ سالہ لڑکے لڑکی کا نکاح اگر اس کے ولی کر دیں، تو صحیح ہے۔ مگر جب لڑکے کی ماں نے اس کی زوجہ یعنی اپنی بہو کو دودھ پلا دیا اور حرمت رضاعت ثابت ہو گئی، تو اب لڑکے اور لڑکی کا نکاح ختم ہو گیا، کیونکہ وہ دونوں رضاعی بہن بھائی بن گئے۔ البتہ اس صورت میں لڑکی نصف مہر کی حق دار ہو گی۔

(سوال): میرا سسر اپنی لڑکی کو رخصت نہیں کرتا اور مہر کا مطالبہ کرتا ہے، نیز مہر سے زائد بھی کچھ رقم مانگتا ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر مہر مؤجل مقرر ہوا تھا، تو اس کا مطالبہ طلاق یا وفات سے پہلے نہیں ہو سکتا، البتہ اگر مہر معجّل مقرر ہوا تھا، تو سسر یا دلہن رخصتی سے پہلے مطالبہ کر سکتی ہے۔ البتہ جو زائد رقم سسر مانگتا ہے، وہ اس کے لیے جائز نہیں۔

(سوال): شوہر اپنی بیوی کا مہر ادا کر چکا ہے، بعد میں اس نے اپنی جائیداد بیوی کے نام لکھ دی، کیا وہ بیوی سے واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

(جواب): جو جائیداد شوہر نے بیوی کے نام کر دی، وہ ہبہ ہے اور سوائے والد کے کسی کے لیے ہبہ شدہ چیز کو واپس لینا گناہ ہے۔

(سوال): زیادہ سے زیادہ کتنا مہر دیا جا سکتا ہے؟

(جواب): حیثیت کے مطابق جتنا مہر دیا جائے، درست ہے، البتہ حیثیت سے بڑھ کر مہر دینا غیر مستحسن ہے۔ اگر حیثیت ہو تو ایک خزانہ بھی بطور مہر دیا جا سکتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿......وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا......﴾(النّساء : ٢٠)

''......اورتم نے بیوی کوایک خزانہ (بطورمہر) دیا ہو......۔''

(سوال): شوہر نابالغی میں فوت ہو جائے، تو کیا عورت مہر اور نان ونفقہ کی حق دار ہے؟

(جواب): اس صورت میں بھی عورت پورے مہر اور وراثت کی حق دار ہے، نیز وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی، نفقہ وسکنی کی حق دار نہیں، البتہ اگر بیوہ حاملہ ہے، تو وضع حمل تک نفقہ وسکنی کی حق دار بھی ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ .

(الطّلاق : ٦)

''عورتیں حاملہ ہوں، تو وضعِ حمل تک ان کا نفقہ تم پر واجب ہے۔''

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں ہوئیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا .

''آپ کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے، الا کہ آپ حاملہ ہوتیں۔''

(سنن أبي داود : ٢٢٩٠، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الْمَبْتُوتَةُ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا، حَتّٰى تَحِلَّ، وَلَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا، فَيُنْفَقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا .

''طلاقِ بتہ والی عورت عدت ختم ہونے تک گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔ اس کے لیے نفقہ بھی نہیں ہوگا، ہاں حاملہ ہو، تو وضعِ حمل تک خرچہ شوہر کے ذمہ ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 837/4)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا . ”ہمارا بھی یہی مؤقف ہے۔“ (ایضاً)

اگر بیوہ یا طلاق بتہ والی عورت حاملہ ہو، تو نان ونفقہ کی حق دار ہے۔

(سوال): زیورات کی شکل میں مہر ادا کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔ جو بھی فریقین کے درمیان باہمی رضامندی سے طے پا جائے، اسے مہر بنایا جاسکتا ہے۔

(سوال): عورت نے وفات سے کچھ دیر پہلے وصیت کی کہ اس کے شوہر سے جو مہر ملے، اس کا تیسرا حصہ خیرات کر دیا جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شرعی طور پر یہ وصیت جائز ہے۔ کیونکہ وصیت کے جائز ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں؛ ① ثلث سے زائد نہ ہو ② کسی وارث کے لیے نہ ہو۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ایک دفعہ میں مکہ میں اتنا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے، تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور صرف ایک بیٹی ہی میری وارث ہے، کیا میں دو تہائی مال صدقہ کرنے کی وصیت کر دوں؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: آدھا مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ایک تہائی (ہوسکتا ہے) لیکن یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر آپ اپنے ورثا کو خوشحال چھوڑ کر جائیں، تو انہیں تنگ دست چھوڑنے سے بہتر ہے۔“

(صحيح البخاري : 6373، صحيح مسلم : 1628)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک آدمی نے فوت ہوتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیے، جب کہ اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال ہی نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر تین حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے مابین قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا دیا اور اس آدمی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت الفاظ استعمال کیے۔''

(صحيح مسلم : 1668)

❁ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ .

''اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 2870، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۱۲۰) نے ''حسن'' کہا ہے اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۴۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔

سوال: ایک شخص کی ماہانہ آمدن تیس ہزار روپے ہے، اس نے نکاح کے وقت دس لاکھ روپے مہر مقرر کیا، کیا اس کے ذمہ دس لاکھ روپے ادا کرنا ضروری ہیں، جبکہ وہ کبھی بھی اتنی رقم ادا نہیں کر سکتا؟

جواب: نکاح کے وقت اپنی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کرنا چاہیے، بعض لوگ کم مہر کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں، تو اپنی حیثیت سے بڑھا چڑھا کر مہر کی مقدار طے کر لیتے ہیں اور

ساری زندگی اتنی رقم ادا کرنے کی حیثیت میں نہیں ہوتے ، یہ معاشرے کی بگڑی ہوئی صورت ہے، جس سے مسلمانوں کو پیچھا چھڑانا چاہیے۔

بہرصورت جتنا حق مہر نکاح کے وقت طے ہو جائے ، وہ ادا کرنا شوہر کے ذمہ ہے، خواہ وہ اتنی رقم ادا کرسکتا ہو یا نہ ادا کرسکتا ہو۔

سوال: جہیز میں جو کچھ لڑکی کا والد اسے دیتا ہے، وہ لڑکی کی ملکیت ہے یا لڑکے کی؟

جواب: قطع نظر اس کے کہ جہیز دینا لینا جائز ہے یا نہیں۔ جہیز لڑکی کی ملکیت ہوتا ہے، طلاق یا خلع کی صورت میں لڑکی جہیز کا سامان اپنے گھر واپس لاسکتی ہے۔

سوال: شوہر وفات پا گیا، بیوہ کے باپ نے اسے جہیز میں جو زیور دیا تھا، کیا اس میں بیوہ کے سسر کا حق ہے یا نہیں؟

جواب: باپ نے جہیز میں لڑکی کو جو کچھ دیا، وہ لڑکی کی ملکیت ہے، اس میں نہ شوہر کا کچھ حق ہے اور نہ شوہر کے باپ کا۔

سوال: جو زیور شوہر کی طرف سے بیوی کو ملتا ہے، کیا بیوی اس کی مالک ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کیا طلاق یا خلع کی صورت میں وہ واپس دینے کی پابند ہوگی یا نہیں؟

جواب: شادی کے موقع پر لڑکے والے زیورات، کپڑوں وغیرہ کی صورت میں کچھ سامان لڑکی کو دیتے ہیں، اسے عرف میں ''بری'' کہتے ہیں۔ طلاق یا خلع کی صورت میں اگر شوہر ان کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے، تو دیکھا جائے گا کہ اگر نکاح کے وقت ایسی کوئی شرط عائد کی گئی تھی کہ طلاق یا خلع کی صورت میں عورت ان کو واپس کرنے کی پابند ہوگی، تو شوہر واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے اور لڑکی پر اس شرط کے مطابق ''بری'' کو واپس کرنا ضروری ہے۔

اگر ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی گئی، تو یہ ''بری'' شوہر کی طرف سے ہبہ اور تحفہ ہے۔ اور

باپ کے علاوہ کوئی شخص ہبہ شدہ چیز کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔لہٰذا عورت اس ''بری'' کی مالکہ ہے،شوہر اس سے واپس لینے کا مجاز نہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا::

''کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو تحفہ دے کر اس سے واپس لے لے، بجز والد کے، جو وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے۔ جو تحفہ دے کر واپس لیتا ہے، اس کی مثال کتے جیسی ہے، جو کھاتا ہے، جب سیر ہو جاتا ہے، تو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 78,27/2، سنن أبي داوٗد : 3539، سنن النّسائي : 3720، سنن التّرمذي : 2132، سنن ابن ماجه : 2377، وسندہٗ صحیحٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۹۴) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۶/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: لڑکی والے جہیز میں جو کپڑے وغیرہ لڑکے کو دیتے ہیں، وہ کس کی ملکیت ہیں؟ اور طلاق یا خلع کی صورت میں لڑکی ان کپڑوں وغیرہ کی واپسی کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے کے لیے جو کپڑے وغیرہ دیے جاتے ہیں، وہ ہبہ اور تحفہ ہے۔ کسی صورت ان کی واپسی کا مطالبہ جائز نہیں۔

سوال: نکاح کے وقت یہ شرط طے پائی تھی کہ جب تک شوہر کے معاش کا انتظام نہ ہو جائے، لڑکی کو رخصت نہیں کیا جائے گا، ایک سال بعد شوہر کو ذریعہ معاش حاصل ہو گیا، مگر لڑکی کی والدہ اسے رخصت کرنے سے منع کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شرط کے مطابق لڑکی کی والدہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ لڑکی کی رخصتی سے منع کرے، شوہر رخصتی کا مکمل حق رکھتا ہے۔

(سوال): لڑکی کے ولی کا لڑکے والوں سے پیسے لینا اور کہنا کہ پیسے نہیں دیں گے، تو میں لڑکی سے نکاح کی اجازت نہیں دوں گا، تو لڑکے والوں نے ولی کو پیسے دیے، کیا اس طرح سے کیا گیا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(جواب): لڑکی کے ولی کو اس طرح پیسے لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر ولی کو پیسے دے کر نکاح ہو جائے اور لڑکی کا مہر بھی ادا کیا جائے، تو یہ نکاح صحیح ہے۔

(سوال): لڑکی کا ولی لڑکے والوں سے کل مہر سے نصف وصول کرتا ہے اور اسے مہمانوں کے کھانے پر خرچ کر دیتا ہے، کیا اس سے نصف مہر ادا ہو جاتا ہے؟

(جواب): لڑکی کا حق مہر اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا کسی کے لیے جائز نہیں، نہ ولی کے لیے اور نہ شوہر کے لیے۔ لہٰذا لڑکی کے ولی نے جو مہر مہمانوں پر خرچ کیا، وہ ادا تو ہو گیا، مگر ولی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔

(سوال): ایک پڑھا لکھا وکیل جان بوجھ کر ایسے کلمات منہ سے نکالتا ہے مثلاً میرا ایمان میرے جوتے کے نیچے۔ تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے۔ اگر اس سے توبہ نہ کی جائے، تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(سوال): عورت مرزائی ہو جائے، تو نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں؟

(جواب): مرزائی مرتد کافر ہیں، جو عورت مرتد ہو جائے، اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

(سوال): کیا کلمات کفر ادا کرنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(جواب): کلمات کفر ادا کرنے کے بعد اگر انسان تائب نہ ہو اور اپنے کلمات پر قائم رہے، تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

(سوال): ایک شخص نے کلمہ کفر ادا کیا، فوراً تائب ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جو کلمہ کفر کہہ کر تائب ہو جائے، تو اس کی توبہ قبول ہے، اس پر ارتداد کا فتویٰ نہیں لگے گا۔ لہٰذا اس کے نکاح میں کچھ خلل نہ آئے گا۔

(سوال): جو نبی کریم ﷺ کے بعد بھی نبوت جاری رکھنے کا عقیدہ رکھے، تو کیا وہ مرتد ہے یا نہیں؟ اور کیا اس سے مسلمان عورت کا نکاح فسخ ہو جائے گا؟

(جواب): نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ شریعت اسلامیہ میں امتی نبی یا ظلی و بروزی نبی کا کوئی تصور نہیں، جو آپ ﷺ کے بعد نبوت کو جاری سمجھے، وہ بدترین مرتد ہے، اس سے مسلمان عورت کا نکاح فسخ ہو جائے گا، کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار قرآنی نصوص، احادیث متواترہ، اجماع صحابہ اور اجماع امت کا انکار ہے۔

❁ علامہ ابن باز رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

''اسی طرح نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، متواتر احادیث سے ثابت ہے، الحمدللہ یہ اجماعی مسئلہ ہے اور ضروریات دین میں سے ہے۔ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا کافر اور جھوٹا ہے، اس سے توبہ کروائی جائے گی، توبہ کر لے تو ٹھیک، ورنہ اس کافر کو قتل کر دیا جائے گا۔''

(مَجموع فتاوی ابن باز: 2/223)

نبوت کا دعویٰ کرنے والا بھی مرتد ہے اور اس کی تصدیق کرنے والا بھی مرتد ہے، اس

کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

''اسی طرح جو شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں یا اس کے بعد نبوت میں کسی کو شریک قرار دے، وہ کافر ہے۔ یہود کا عیسویہ فرقہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت خطۂ عرب کے ساتھ خاص ہے۔ فرقہ خرمیہ کہتا ہے کہ رسول متواتر آتے رہیں گے۔ روافض کی اکثریت کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی رسالت میں شریک ہیں، اسی طرح ان کے نزدیک ان کا ہر امام نبوت وحجت میں نبی کریم ﷺ کے قائم مقام ہے۔ بزیغیہ اور بیانیہ فرقے بزیغ اور بیان نامی اشخاص کی نبوت کے قائل ہیں یہ سب لوگ کافر ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے خود نبوت کا دعوی کیا یا فلاسفہ اور غالی صوفیوں کی طرح دل کی صفائی سے نبوت کے اکتساب اور نبوت کے مرتبہ تک پہنچنے کو جائز سمجھا، وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو نبوت کا مدعی نہ ہو مگر خود پر وحی کے نزول کا دعوی کرتا ہو، یا کہتا ہو کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے، جنت میں داخل ہوتا ہے اور اس کے پھل کھاتا ہے اور حور عین سے معانقہ کرتا ہے، اس قسم کے نظریات رکھنے والے تمام لوگ کافر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں، حدیث میں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہیں۔ یہ کلام اپنے ظاہری معنی پر محمول ہوگا، اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں۔ پس مذکورہ بالا فرقوں کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اجماع اور قرآن وسنت کے دلائل سے یہ لوگ دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔''

(الشِّفا بتعریف حقوق المُصطفٰی : 2/285، 286)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ میں کافر اور مرتد ہو گیا ہوں، تو کیا اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص اپنے کافر، بے ایمان، یہودی، عیسائی یا مجوسی ہونے کا اقرار کرے اور اس پر قائم رہے، تو وہ مرتد ہو جائے گا، اس سے نکاح ختم ہو جائے گا۔

سوال: جو خدا کا منکر ہو جائے، وہ مرتد ہے یا نہیں؟

جواب: خدا کا انکار کرنے والا مرتد کافر اور زندیق ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس سے مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

سوال: ایک شخص کا جھگڑا ہوا، قاضی نے اسے مسجد میں قرآن پر حلف دینے کے لیے کہا، تو اس نے کہا کہ میں قرآن اور مسجد کو کچھ نہیں سمجھتا، تو کیا وہ مرتد ہو جائے گا؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، کیونکہ اس نے قرآن اور مسجد کا استخفاف کیا ہے۔ اگر وہ اس سے تائب نہیں ہوتا اور استفسار کے بعد بھی اپنی بات پر قائم رہتا ہے، تو وہ کافر و مرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جو اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے، اس سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا، اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔

❀ علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ جَحَدَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكُتُبَ اللّٰهِ الْمُنَزَّلَةَ أَوْ كَفَرَ بِهَا، أَوْ لَعَنَهَا، أَوْ سَبَّهَا، أَوِ اسْتَخَفَّ بِهَا فَهُوَ كَافِرٌ .

”جو شخص تورات، انجیل اور دیگر آسمانی کتب (کے نازل ہونے) کو جھٹلائے یا ان کے ساتھ کفر کرے یا ان پر لعنت کرے یا انہیں برا بھلا کہے یا ان کا

استخفاف کرے،تو وہ کافر ہے۔‘‘

(الشِّفا بتعریف حقوق المصطفٰی : 647/2)

❁ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْمُصْحَفِ أَوِ التَّوْرَاةِ أَوِ الْإِنْجِيلِ أَوِ الزُّبُورِ كَفَرَ .

’’جس نے مصحف قرآنی یا تورات یا انجیل یا زبور کا استخفاف کیا، وہ کافر ہے۔‘‘

(الإعلام بقواطع الإسلام، ص 203)

(سوال): شرک اور کفر سے نکاح فسخ ہوجائے گا یانہیں؟

(جواب): اگر کوئی شرک یا کفر کا ارتکاب کرے اور بغیر تاویل کیے اس پر قائم رہے، تو وہ کافر و مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس سے نکاح فسخ ہوجائے گا۔

(سوال): جو مرتد دوبارہ اسلام قبول کرلے، تو کیا وہ پہلی عورت سے نکاح کرسکتا ہے؟

(جواب): اگر پہلی عورت نکاح کے لیے راضی ہے، تو نئے حق مہر کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے۔

(سوال): جس کی زبان سے لاعلمی میں کلمہ کفر نکل جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ توبہ کرے اور آئندہ کے لیے محتاط رہے، اس کا ایمان قائم ہے، اس پر ارتداد کا حکم نہیں لگے گا اور اس کا نکاح بھی فسخ نہیں ہوگا، اسے تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

(سوال): بیوی عیسائی ہوگئی، تو نکاح باقی رہا یانہیں؟

(جواب): اسلام کو چھوڑنے والی مرتدہ ہے، خواہ کسی بھی مذہب میں جائے، اس سے نکاح ختم ہوجاتا ہے۔ لہٰذا مرتد ہوکر عیسائی ہونے والی عورت سے نکاح ختم ہوگیا۔ مرتدہ سے نکاح کسی صورت جائز نہیں، خواہ وہ عیسائیت یا یہودیت اختیار کرلے، اسلام میں اہل کتاب کی ان عورتوں سے نکاح جائز ہے، جو شروع سے ہی اہل کتاب ہیں، وہ عورتیں اہل

کتاب میں شمار نہ ہوں گی، جو اسلام چھوڑ کر عیسائی یا یہودی ہو جائیں، کیونکہ وہ مرتدہ ہیں اوران پر ارتداد کا حکم باقی رہے گا، تاوقتیکہ وہ اسلام کی طرف لوٹ آئیں۔

سوال: عورت مرتدہ ہوگئی، کیا اس کا مہر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر چہ مرتدہ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے، مگر شوہر پر اس کا مہر واجب ہے، کیونکہ وہ اس کی شرمگاہ کو استعمال کر چکا ہے۔

سوال: ایک مسلمان نے کافرہ سے نکاح کرلیا، کیا حق مہر لازم ہوگا؟

جواب: اہل کتاب کے علاوہ کسی کافرہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔ یہ نکاح باطل ہے، البتہ اگر کافرہ سے خلوت اختیار کی، تو وہ پورے مہر کی حق دار ہوگی، کیونکہ جس باطل نکاح میں خلوت اختیار کی جائے، اس سے مہر واجب ہو جاتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا .

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة :305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن

الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

پس کافرہ پورے مہر کی حق دار ہے اور وہ اس کا مطالبہ بھی کر سکتی ہے۔

سوال: میاں بیوی میں جھگڑا ہوا، تو بیوی عیسائی ہوگئی، نکاح باقی رہا یا نہیں؟

جواب: بیوی عیسائی ہوگئی، تو وہ مرتدہ ہے اور ارتداد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر مرتدہ دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو کیا وہ پہلے مرد کے علاوہ کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: وہ کسی سے بھی نکاح کر سکتی ہے، اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: جو مرتدہ مسلمان ہو اور اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور کیا جائے اور وہ اس نکاح پر راضی نہ ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مرتدہ اگر مسلمان ہو جائے، تو وہ اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے، اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس کا جبری نکاح کر دیا جائے، تو نکاح صحیح نہ ہوگا، کیونکہ اگر لڑکی نکاح پر راضی نہ ہو، تو نکاح رد ہے۔

❁ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 6945)